60288 ـ اسراء و معراج كا جشن منانا

سوال

رجب كى ستائيسويں رات كو اسراء و معراج كا جشن منانے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اسراءاور معراج كى شب الله عزوجل كى ان عظيم الشان نشانيوں ميں سے ہے جونبي كريم صلي الله عليہ وسلم كى صداقت اورالله كے نزديک آپ كے عظيم مقام ومرتبہ پر دلالت كرتي ہے، نيز اس سے الله عزوجل كى حيرت كن قدرت اور اس كے اپني تمام مخلوقات پر عالى وبلند ہونے كاثبوت ملتا ہے.

الله تعالى نے فرمايا:

سبحان الذي أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى الذي باركنا حوله لنريه من آياتنا إنه هوالسميع البصير الاسراء (1).

پاک ہے وہ الله تعالى جواپنے بندے كو رات ہي ميں مسجد حرام سے مسجد اقصى تک لے گيا جس كے آس پاس ہم نے بركت دے ركھي ہے، اس لئے كہ ہم اسے اپني قدرت كے بعض نمونے دكھائيں، يقينا الله تعالى ہي خوب سننے والا اور ديكھنے والا ہے.

رسول الله صلي الله عليہ وسلم سے تواتر كے ساتھ ثابت ہے كہ آپ صلى الله عليہ وسلم كو آسمان پر لے جاياگيا، آپ صلى الله عليہ وسلم كى خاطر آسمانوں كے دروازے كھولے گئے يہاں تک كہ ساتويں آسمان سے آگے گزر گئے، وہاں پر آپ كے رب نے اپنے اراده كے مطابق آپ سے گفتگو فرمائي اور پانچ وقت كى نمازيں فرض كيں، الله عزوجل نے پہلے پچاس وقت كى نمازيں فرض كيں تهيں،پھر ہمارے نبي محمد صلى الله عليہ وسلم بار بار الله كے پاس جاتے اور تخفيف كا سوال كرتے رہے يہاں تک كہ الله تعالى نے اسے باعتبار فرضيت پانچ وقت كى كرديا اوراجر وثواب پچاس نمازوں ہي كا باقي ركھا، كيونكہ ہر نيكى دس گنا بڑھائي جاتي ہے لہذا الله تعالى ہي تمام تر نعمتوں پر حمد وشكر كا سزا وار ہے.

يہ رات جس ميں اسرا ومعراج كا واقعہ پيش آيا اس كى تعيين كے باره ميں كوئي صحيح حديث وارد نہيں ہے، بلكہ اس

کی تعیین میں جو روایتیں بھي آئي ہیں محدثین کے نزدیک نبي صلي اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں، اور اس شب کو لوگوں کے ذہنوں سے بھلا دینے میں اللہ تعالی کی کوئي بڑي حکمت ضرور پوشیدہ ہے، اور اگر اس کی تعیین ثابت بھي ہو جائے تو مسلمانوں کے لئے اس میں کسی طرح کا جشن منانا یا اسےکسعبادت کے لئے خاص کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نبي صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نےنہ تو اس میں کسی طرح کا کوئي جشن منایا اور نہ ہي اسے کسی عبادت کے لئے خاص کیا، اور اگر اس شب میں جشن منانا اور اجتماع کرنا شرعا ثابت ہوتا تو نبي صلي اللہ علیہ وسلم اپنے قول یا فعل سے اسے امت کے لئے ضرور واضح کرتے، اور اگر عہد نبوي یا عہد صحابہ میں ایسي کوئي چیز ہوتي تو وہ بلا شبہ معروف ومشہور ہوتي اور صحابہ کرام اسے نقل کرکے ہم تک ضرور پہنچاتے کیونکہ انہوں نے نبي صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے امت کو ہر وہ بات پہنچائي جس کی امت کو ضرورت تھي، اوردین کے کسی بھي معاملہ میں کوئي کوتاہي نہ کی بلکہ وہ نیکی کے ہرکام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھےچنانچہ اگر اس شب میں جشن منانے اور محفل معراج منعقد کرنے کی کوئي شرعي حیثیت ہوتي تو وہ سب سے پہلے اس پر عمل کرتے.

نبي صلی اللہ علیہ وسلم امت کے سب سےزیادہ خیرخواہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام الہي کو پورے طور پر پہنچا کرامانت کی ادائیگي فرمادي، لہذا اگر اس شب کی تعظیم اور اس میں جشن منانا دین اسلام سے ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قطعا اسے نہ چھوڑتے اور نہ ہي اسے چھپاتے، لیکن جب عہد نبوي اور عہد صحابہ میں یہ سب کچھ نہیں ہوا تو یہ بات واضح ہوگئی کہ شب معراج کی تعظیم اور اس کے اجتماع کا دین اسلام سے کوئي واسطہ نہیں ہے، اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کے لئے اپنے دین کی تکمیل فرما دي ہے، اور ان پر اپني نعمت کا اتمام کردیا ہے، اور ہراس شخص پرعیب لگایا ہے جو مرضي الہي کے خلاف بدعات ایجاد کرے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپني کتاب مبین قرآن کریم میں سورۃ المائدہ کے اندر فرمایا:

اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا المائدة (5 / 3).

آج میں نےتمہارےلئےدین کوکامل کردیا، اور تم پر اپنا انعام پورا کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونےپر رضامند ہوگیا.

اور اللہ عزوجل نے سورۃ الشوری میں فرمایا:

أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين مالم يأذن به الله ولولا كلمة الفصل القضي بينهم وإن الظالمين لهم عذاب أليم الشورى (42 / 21).

کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کردئے ہیں جواللہ

تعالی کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں، اگر فیصلہ کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھي ہي) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا، یقینا (ان) ظالموں کے لئے ہي درد ناک عذاب ہے.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث میں بدعات سے بچنے کی تاکید اور اس کے گمراہي ہونے کی صراحت ثابت ہے، تاکہ امت کے افراد ان کے بھیانک خطرات سے آگاہ ہو کر ان کے ارتکاب سے پرہیزواجتناب کریں.

چنانچہ صحیح بخاري ومسلم میں حضرت عائشہ رضي اللہ عنہا سے مروي ہے کہ رسول صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

" من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد "

جس نے ہمارے اس دین میں کوئي نیا کام نکالا جو (دراصل) اس میں سے نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے.

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد "

جس نے کوئي ایسا عمل کیا جو ہمارے اسلام میں نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے.

اور صحیح مسلم میں حضرت جابربن عبداللہ رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنےخطبہ میں فرمایا کرتےتھے:

" أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة "

حمدوصلاۃ کے بعد: بیشک بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور بدترین کام نئي ایجاد کردہ بدعتیں ہیں اورو ہر بدعت گمراہي ہے.

اور سنن میں حضرت عرباض بن ساریہ رضي اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں انتہائي جامع نصیحت فرمائي جس سے دلوں میں لرزہ طاري ہوگیا اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں، تو ہم نے کہا اے اللہ کےرسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ الوداعي پیغام معلوم ہوتا ہے لہذا آپ ہمیں وصیت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن تأمرعليكم عبد فإنه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة

الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة "

ميں تمہيں اللہ سے ڈرتے رہنے، حاکم وقت کی بات سننے اور ماننے کی وصيت کرتا ہوں اگرچہ تم پر حبشي غلام ہي حاکم بن جائے، اور ميرے بعد جوشخص زندہ رہےگا وہ بہت سے اختلافات ديکھے گا، اس وقت تم ميري سنت اور ہدايت يافتہ خلفاء راشدين کی سنت کو لازم پکڑو اسے دانتوں سے مضبوط پکڑلو اوردين ميں نئي نئي باتوں سے بچو کيونکہ ہر نئي چيز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہي ہے.

رسول اکرم صلی اللہ عليہ وسلم کے صحابہ اور سلف صالحين بھي بدعتوں سے ڈراتے اور ان سے بچنے کی تاکيد کرتے رہےکيونکہ بدعات دين ميں زيادتي اور مرضي الہي کے خلاف شريعت سازي ہيں بلکہ يہ اللہ کے دشمن يہود ونصاري کی مشابہت ہے، جس طرح انہوں نے اپنے اپنے دين (يہوديت، عيسائيت) ميں نئي چيزوں کا اضافہ کرليا اور مرضي الہي کے خلاف بہت سي چيزيں ايجاد کرليں نيز بدعات ايجاد کرنے کا لازمي نتيجہ دين اسلام کونقص اور عدم کمال سے متہم کرنا ہے.

اور يہ تو واضح ہي ہے کہ بدعات کے ايجاد کرنے ميں بہت بڑي خرابي اور شريعت کی انتہائي خلاف ورزي ہے، نيز اللہ عزوجل کے اس فرمان

اليوم اکملت لکم دينکم

آج ميں نے تمہارے لئے تمہارا دين مکمل کرديا ہے، سے ٹکراؤ اور بدعات سے ڈرانے اور نفرت دلانے والي احاديث رسول کی صريح مخالفت بھي ہے.

مجھےاميد ہے کہ اس مسئلہ ميں ہماري طرف سے پيش کردہ دليليں حق کے طلبگار کے لئے بدعت شب معراج کے انکار اور اس سے ڈرانے کے لئے کافي اور تسلي بخش ہوں گي، اور ان سے يہ بھي واضح ہوگيا ہو گا کہ شب معراج کےجشن اور اجتماع کا اسلام سے کوئي تعلق نہيں ہے.

چونکہ اللہ نے مسلمان بھائيوں کے ساتھ خيرخواہي اور ان تک شريعت کی تبليغ واشاعت کو واجب اور علم کے چھپانے کوحرام قرار ديا ہے، تومیں نےمناسب سمجھا کہ مسلمان بھائيوں کو اس بدعت سے باخبر کردوں جو بيشتر ملکوں ميں پھيلی ہوئي ہے يہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے دين کا ايک حصہ سمجھ ليا ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے احوال کیاصلاح فرمادے انہيں دين کیسمجھ عطا فرما دے اور ہميں اور ان کو حق پر کاربند اور ثابت قدم رہنے اور خلاف حق امور سے گريز کرنے کیتوفيق عطا فرمائے، وہ اللہ اس کا کارساز اوراس پر قادر ہے.

اور اللہ اپنے بندے اور رسول ہمارے نبي محمد صلى اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہل وعیال اور ساتھیوں پر رحمت وسلامتي اور برکت نازل فرمائے.